روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 3 ستمبر 2013ء 26 شوال 1434 ہجری 3 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 200

ہمارا کیا ہے

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں۔ ''ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھوانے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کیلئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر ہی جائے گی۔

(رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 113)

شاملین جلسہ کو جلسہ کے مقاصد کے حصول، ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی ادائیگی کی طرف خصوصی تلقین

اپنے آپ کو روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے بہتر کرنے کی کوشش کریں

جلسہ پر آنے والے مہمان ماحول کو خوشگوار بنائیں، ایک دوسرے کا احترام کریں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔اگست 2013ء بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن لنڈن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30/اگست 2013ء کو حدیقۃ المہدی آلٹن لنڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور میزبانوں کو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی اچھے طریقے سے خدمت کرنے کے بارے میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ اور بعض اہم ہدایات سے نوازا تھا جبکہ موجودہ خطبہ جمعہ میں مہمانوں اور شاملین جلسہ کو جلسے کے تقدس کا خیال رکھنے، انتظامیہ سے تعاون کرنے، جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو حاصل کرنے یعنی روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو بہتر کرنے اور ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں خاص طور پر توجہ دلائی۔ فرمایا کہ سب سے بڑی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ کارکنان جلسہ کے لئے دعائیں کریں جو دن رات انہیں آرام پہنچانے کے لئے محنت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ گزشتہ خطبہ جمعہ میں ایک حدیث کے حوالے سے ایک دوسرے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنے کی جو نصیحت کی تھی، یہ ہدایت ہر احمدی کے لئے ہے۔ جلسہ پر آنے والے مہمان بھی ایک دوسرے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اگر کارکنوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو صرف نظر سے کام لیں اور عارضی انتظام کی مجبوری کو سمجھیں۔ ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی اور غور سے سنیں، اپنی ذاتیات سے بالاتر ہو کر اور اپنے ایمانوں کی ترقی کے لئے جلسہ کے پروگرام سننے ہیں اور انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے دلوں کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ فرمایا کہ تقریروں کو غور سے سنیں اور بے جا نعروں سے گریز کریں۔ فرمایا کہ مہمان کارکنان جلسہ سے ہر موقع پر بھرپور تعاون کریں خاص طور پر سیکیورٹی چیکنگ اور ٹریفک کے انتظام میں کارکنوں کی راہنمائی پر عمل کریں اور کسی کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنیں۔ ہر مہمان اردگرد اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ نمازوں کی پابندی ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ لوائے احمدیت جب لہرایا جائے تو احباب مارکی میں ہی بیٹھے رہیں اور مارکی میں لگی سکرین پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب کو دیکھ لیں اور دعا میں شامل ہو جائیں تاکہ وقت بچے اور اجلاس وقت پر شروع ہو سکے۔ جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ کارکنان کے علاوہ مہمان بھی اگر کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ اور لفافے وغیرہ دیکھیں تو اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اہم بات جو مہمانوں کے لئے کم و بیش ہر سال کہی جاتی ہے کہ برطانیہ کی حکومت جلسے کے لئے جو ویزے دیتی ہے اس ویزے کو اسائیلم کے لئے ہرگز استعمال نہ کریں، اس سے جماعتی ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر حالات کی وجہ سے اسائیلم کرنا ہے تو اس کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں۔ بے شک آئیں لیکن یہاں پر اسائیلم کے وقت اگر سچائی پر بنیاد رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیس بھی پاس ہوتے چلے جائیں گے۔ بہرحال ہمیں پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے اور ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے اور ان کی دعائیں بھی قبول فرمائے اور جن کو ویزے نہیں مل سکے ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور حضرت مسیح موعود کی دعائیں بھی ان کے حق میں قبول ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو، ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا مگر نیکی کرنے والے کو اجر مد نظر نہیں رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کیا ان کے مقاصد ہیں۔ اللہ کرے کہ میزبان بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں اور مہمان بھی خالصتاً للہ اس جلسے میں شامل ہونے کے لئے آنے والے ہوں اور کوئی ذاتی اغراض ان کے شامل حال نہ ہو۔ آمین

47واں جلسہ سالانہ برطانیہ

اختتام پذیر ہو گیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اس کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 47واں جلسہ سالانہ مورخہ 30-31/اگست اور یکم ستمبر 2013ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے بہت اہم تھا کہ اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ کو قائم ہوئے 100 سال پورے ہو گئے ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ جماعتی علاقے حدیقۃ المہدی ہمپشائر میں برپا ہوا جس میں 89 ممالک کے 31 ہزار 205 احمدی احباب وخواتین نے شرکت کی۔ یہ حاضری گزشتہ سال سے 4 ہزار زیادہ تھی۔ امسال جلسہ کے تینوں دن موسم خوشگوار رہا اور سورج چمکتا رہا۔ احباب جماعت برطانیہ نے جلسہ کے جملہ انتظامات کی تکمیل اور ان کو کامیاب بنانے کے لئے محنت و لگن سے خدمت کی اور جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ اس میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگراموں کے ذریعہ کل دنیا کے احمدی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے علاوہ 4 پُرمعارف اور روحانی تعلیمات سے لبریز خطابات ارشاد فرمائے۔ مورخہ یکم ستمبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق شام پانچ بجے عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ امسال 5 لاکھ 40 ہزار 7 سو 82 نو احمدی احباب جماعت میں شامل ہوئے اور تمام دنیا کے احمدیوں نے بھی ایم ٹی اے کی برکت سے بیعت کی تجدید کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

باقی صفحہ 7 پر

تبصرہ کتب

براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحق کا مقدمہ اعظم الکلام

نام کتاب: براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحق بابائے اردو

مصنف: عاصم جمالی

پبلشر: عبدالمنان کوثر

زیراہتمام شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان

صفحات: 211

کتاب براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحق بابائے اردو از عاصم جمالی برصغیر پاک و ہند کے علمی و ادبی اور احمدیت مخالف حلقوں میں پھیلی ایک تاریخی غلط فہمی پر مفصل اور مکمل محاکمہ اور موازنہ ہے۔ جو برسوں کی محنت شاقہ مطالعہ موازنہ تبادلہ خیالات اور جہد مسلسل کے نتیجہ میں آپ کے سامنے ہے۔

تفصیل اس اجمال کی کچھ یوں ہے۔

مولوی عبدالحق نے مولوی چراغ علی (جن کا تعلق سرسید کی علی گڑھ تحریک سے تھا) کی انگریزی تصنیف Posesed Political Legal and Social Reforms Under Muslim Rule کا اردو ترجمہ اعظم الکلام فی ارتقاء والاسلام کے نام سے 1910ء میں مطبع مفید عام آگرہ سے شائع کیا۔ مولوی چراغ علی نے یہ کتاب پادری میلکم میکال کے مضمون Contemporary Review اگست 1881ء کے شمارے میں اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ جو دسمبر 1882ء میں ریفارمز انڈر مسلم رولز کے نام سے شائع ہوئی۔

ابتداء میں یہ بات بیان کردینا ضروری ہے کہ مولوی عبدالحق باضابطہ طور پر کسی دینی مدرسہ کے طالبعلم نہیں رہے بلکہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے گریجویٹ تھے اور جامعہ عثمانیہ کے گریجویٹ کو مولوی کہا جاتا تھا۔ اس طرح بنگلہ دیش میں بھی گریجویٹ کو مولوی ہی کہا جاتا ہے۔ مولوی عبدالحق اس قسم کے مولوی تھے۔ ان کو دینی علم سے کوئی مناسبت نہیں تھی۔

مولوی عبدالحق نے اعظم الکلام کے حصہ دوم کے مقدمہ میں مولوی چراغ علی کی حمایت اسلام کو پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے خطوط کے اقتباس پیش کئے اور لکھا:

جس وقت ہم مولوی صاحب مرحوم (مولوی چراغ علی) کے حالات کی جستجو میں تھے تو ہمیں مولوی صاحب کے کاغذات میں سے چند خطوط مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم کے بھی ملے جو انہوں نے مولوی صاحب کو لکھے تھے اور اپنی مشہور اور پُرزور کتاب براہین احمدیہ کی تالیف میں مدد طلب کی تھی۔

(مقدمات عبدالحق ص 23)

ان تحریروں سے ایک بات تو یہ ثابت ہوتی ہے کہ مولوی صاحب مرحوم نے مرزا صاحب مرحوم کو براہین احمدیہ کی تالیف میں بعض مضامین سے مدددی ہے۔

(مقدمات عبدالحق ص 26,23)

حضرت مسیح موعود کے خطوط کو بنیاد بنا کر مولوی عبدالحق نے براہین احمدیہ کی عظیم الشان علمی حیثیت کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب مولوی عبدالحق کے مختلف کتب کے پیش لفظ کو مقدمات عبدالحق کے نام سے شائع کیا گیا تو ہر ایرے غیرے نے اس بات کو حضرت مسیح موعود اور براہین احمدیہ کے بارے میں تحریر کرنا ضروری جانا تاکہ اس طرح حضرت مسیح موعود کی حمایت اسلام، ہستی باری تعالیٰ، وحی و الہام، قرآن کریم کی حقانیت و صداقت اثبات نبوت محمدیہ کے سلسلہ میں عظیم الشان کوششوں کو داغدار کیا جاسکے۔

حیرت تو اس بات پر ہے کہ جب براہین احمدیہ شائع ہوئی تو اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ اسلامیوں کی فتح کے نقارے بجائے گئے۔ مسلمانان ہند نے اس کتاب کو اسلام کی حقانیت اور صداقت قرآن مجید کے سلسلہ میں حضرت مرزا صاحب کے اس کام کو سراہا بلکہ اہل حدیث کے ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھا ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی...... اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی ولسانی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم ہی پائی گئی"۔

(کتاب ہذا ص ب)

براہین احمدیہ کی تصنیف میں مدد دیئے جانے اور اس کے بروقت ہونے کا ایک اصولی جواب اخبار وکیل امرتسر کے ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ:

"بزرگان اسلام اب براہین احمدیہ کے برا ہونے کا فیصلہ دے دیں محض اس وجہ سے کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنی نسبت بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں اور بطور حفظ ماتقدم اپنے آئندہ دعاوی کے متعلق بہت کچھ مصالحہ فراہم کرلیا تھا۔ لیکن اس کا بہترین وقت 1880ء تھا جبکہ وہ کتاب شائع ہوئی مگر اس وقت مسلمان بالاتفاق مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ دے چکے تھے"۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمان قعر مذلت میں گرتے چلے جارہے تھے عیسائی پادریوں نے اسلام پر اعتراضات کی یلغار کردی تھی۔ ہندوؤں کی دونوں بڑی تحریکیں برہمو سماج اور آریہ سماج مسلمانوں کو تر نوالہ سمجھتے تھے اور ہندوستان سے مسلمانوں کو ختم کردینے کے دعوے کررہے تھے۔ اسلام ایک کسمپرسی کی حالت میں تھا۔ چند ایک مسلمان علماء نے مدافعانہ رنگ اختیار کیا اور ان کے جوابات سے معذرتانہ رویہ جھلکتا تھا۔ ان حالات میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے اشارہ پا کر ایک عظیم الشان کتاب "براہین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن و النبوۃ المحمدیہ" کی اشاعت کا اعلان فرمایا تاکہ دین سے ہمدردی کرنے والے احباب آگے آئیں اور کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں مالی مدد دیں اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود نے اشتہارات شائع فرمائے۔ جن لوگوں نے کتاب کی خریداری قبول کی اور مالی معاونت کی۔ ان کا ذکر شکریہ کے ساتھ اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اسی کتاب براہین احمدیہ میں مولوی چراغ علی کی مالی معاونت جو 10 روپے تھی درج کیا ہے۔

جن لوگوں نے بعد میں یہ الزام دہرایا ہے انہوں نے اس بات کو مدنظر نہیں رکھا کہ مولوی چراغ علی نے 1895ء میں وفات پائی ہے اور براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ 1880ء میں تیسرا حصہ 1882ء اور چوتھا حصہ 1884ء میں شائع ہوکر شہرت دوام پا چکی تھی۔ لوگ اس کتاب کو عظیم الشان کتاب قرار دے رہے تھے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی شان میں رطب اللسان تھے اور ان کو فتح نصیب جرنیل ثابت کر رہے کیا مرزا صاحب کے مخالفین کو اس بات کا علم نہ ہوسکا اور نہ ہی مولوی چراغ علی نے اپنے ہمدردوں اور دوستوں کو بتایا کہ تم جس کتاب کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا رہے ہو اس کا فلاں فلاں حصہ تو میرا مرہون منت ہے۔ تم خواہ مخواہ مرزا صاحب کی تعریف کررہے ہو۔

دوسرا ثبوت براہین احمدیہ کی اندرونی شہادت ہے۔ آپ مولوی چراغ علی کے ان نظریات کو جو اعظم الکلام میں بیان ہوئے ہیں ان کا براہین احمدیہ میں بیان فرمودہ حقائق ودقائق اور وحی والہام معجزات ہستی باری تعالیٰ اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کی صداقت قرآن مجید کی حقانیت کا موازنہ کرکے خود فیصلہ کرسکتے ہیں کیا مولوی صاحب نے براہین احمدیہ کے مواد کے سلسلہ میں کوئی مدد دی تھی۔

مصنف نے مولوی چراغ علی اور حضرت مرزا صاحب کے نظریات کو مثالیں دے کر ثابت کیا ہے کہ مولوی صاحب نے تحریری طور پر کوئی مدد نہیں کی۔

(کتاب ہذا ص 79 تا 111)

مولوی چراغ علی صاحب قرآن مجید کو آنحضرت ﷺ کا کلام قرار دیتے ہیں۔ ملائکہ کے وجود کے منکر تھے۔ معجزات کے انکاری تھے۔ وحی و الہام کے بارے میں ان کا یہ نظریہ تھا کہ یہ دل کے خیالات ہیں۔ پیشگوئیوں کے منکر تھے۔ عصمت انبیاء کے انکاری تھے۔ اس قسم کے دیگر بہت سے نظریات ہیں۔

جبکہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اثبات میں دلائل دیئے ہیں اور دیگر مخالفین جو اسلام کو تر نوالہ سمجھتے ہوئے اسلام پر حملہ آور تھے حضرت مرزا صاحب نے ان کے اعتراضات کے پرخچے ہوا میں اڑا دیئے بلکہ ان کو اپنے مذاہب کی صداقت ثابت کرنا دشوار ہوگیا۔ یہ تھا اس علم الکلام کا نتیجہ جو حضرت مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں پیش کیا تھا۔

جناب عاصم جمالی نے مولوی عبدالحق کے طریق تصنیف کی مثالیں دے کر ثابت کیا ہے کہ مولوی صاحب دوسروں کی تحریرات اور ماہ و سال کی محنت و شاقہ کی تحقیق کو بلاڈکار لئے ہضم کر جاتے ہیں۔ اگر کوئی توجہ دلادے تو ایسے انداز سے جواب دیتے ہیں کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

(کتاب ہذا ص 13 تا 39)

اس طرح مصنف نے مولوی چراغ علی صاحب اور حضرت مرزا صاحب کے اسلوب نگارش یعنی طرز تحریر کا بھی موازنہ کرکے ثابت کیا ہے کہ براہین احمدیہ حضرت مرزا صاحب کی ہی تحریر ہے اس میں کسی دوسرے کی تحریری مدد شامل نہیں ہے۔

تیسرے حضرت مسیح موعود کا یہ طریق تھا کہ جہاں آپ دوسرے مصنفین کی تحریر شامل کتاب کرتے وہاں بطور خاص اس کا نام تحریر فرماتے۔ جیسا کہ آپ نے چشمہ معرفت میں شردے پرکاش دیو جی برہمو کی کتاب سوانح عمری حضرت محمد (ﷺ) سے کچھ اقتباس لیا ہے اور نہایت مسرت کے جذبات کے ساتھ اس کا اعتراف کیا اور کتاب کے لئے جماعت کو سفارش بھی فرمائی۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ نے ہندو اور آریہ کی بحث کے سلسلہ میں پادری ٹامس ہاول (جو اسلام کا شدید مخالف تھا) کے ایک مضمون کو اپنی ایک تصنیف کے حاشیہ میں دیا اور اس کا اعتراف کیا۔ ان حالات میں حضرت مرزا صاحب کے طریق عمل کے بھی یہ خلاف تھا کہ اگر آپ کسی سے کوئی مدد لیتے تو اس کا اعتراف نہ کرتے اس لئے یہ تو صریح غلطی اور خلاف واقعات ہے کہ آپ نے مولوی چراغ علی صاحب سے کوئی مدد لی ہو۔

(کتاب ہذا ص 10)

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اور رمضان کے مہینے کا ایک خاص تعلق ہے۔ اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں

عبادت الٰہی، والدین سے حسن سلوک اور تربیت اولاد سے متعلق قرآنی احکامات کی حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے تشریح اور احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 جولائی 2013ء بمطابق 26 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الانعام کی آیات نمبر 152 تا 154 تلاوت کیں اور فرمایا:

یہ سورۃ انعام کی آیات ہیں۔ 152 سے 153، 154 تک۔ ترجمہ ان کا یہ ہے کہ تُو کہہ دے آؤ مَیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے یعنی یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور لازم کر دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور تم بے حیائیوں کے جو اُن میں ظاہر ہوں اور جو اندر چھپی ہوئی ہوں، دونوں کے قریب نہ پھٹکو اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو مگر حق کے ساتھ۔ یہی ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور یہ بھی تاکید کرتا ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راہوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹا دیں گی۔ یہ ہے وہ جس کی وہ تمہیں تاکیدی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم نازل ہونا شروع ہوا۔ اس لحاظ سے قرآنِ کریم کا اور رمضان کے مہینے کا ایک خاص تعلق ہے، لیکن اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر غور کریں اور اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ ورنہ جس مقصد کے لئے قرآن کریم نازل ہوا وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔ انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا تا شرعی حدود اور احکام کے ساتھ مرحلہ طے ہو اور پھر باخدا انسان بنانا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 53، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآنِ کریم میں عملی اور علمی تکمیل کی ہدایت ہے۔ چنانچہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ (الفاتحہ:6) میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحہ:7) میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشوونما حاصل نہ کرے اس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے۔ اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں۔ وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے۔ جس کے اندر کوئی نشوونما کی قوت اور طاقت نہیں ہے......‘‘ فرمایا کہ ’’قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اُس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کیے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے، بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ اُن میں پیدا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 122-121۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر قرآن کریم کا حق ادا کرتے ہوئے قرآنِ کریم کو پڑھا جائے اور پھر اُس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہو تو عملی طور پر بھی ایک نمایاں تبدیلی انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ اخلاقی قدریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کہ وحشیانہ حالت سے نکل کر ایسا شخص جس نے قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کیا ہو، مہذب اور باخدا انسان بنتا ہے اور باخدا انسان وہ ہوتا ہے جس کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص اور سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے، جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شجرہ طیبہ کی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (ابراہیم:25) کہ اس کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچ رہی ہوتی ہیں۔

اس کی وضاحت ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے یوں فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کے بجائے ہیں۔ یعنی آبپاشی کی جگہ ہیں، اعمال ایسے ہیں جس طرح کہ پودے کو پانی دیا جائے۔ فرمایا: قرآن شریف میں کسان کی مثال ہے کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے، ویسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے۔ وہاں آبپاشی ہے، یہاں اعمال۔ فرمایا: پس یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے۔ یعنی اُس میں پانی اور نہریں نہ ہوں، دریا نہ ہو۔ فرمایا: جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اُس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے تو ایک دن خشک ہو جائے گا۔ اسی طرح ایمان کا حال ہے۔ (-) (العنکبوت:70)۔ یعنی تم ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 649 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس لئے آپ نے شروع میں فرمایا کہ قرآن شریف جو تمہیں بنانا چاہتا ہے، وہ تم اس وقت بن سکتے ہو جب شرعی حدود جو لگائی ہیں، قرآن کریم نے جو احکامات دیئے ہیں، ان کو مرحلہ وار اپنے اوپر لاگو کرو اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ آرام سے نہیں ہو جاتا ہے، اس کے لئے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

پس جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں، رمضان شریف کا مہینہ یا قرآن کریم کا اس مہینے میں نزول کا اس صورت میں ہمیں فائدہ ہوسکتا ہے یا ہمیں فائدہ دے گا جب ہم اس کے احکامات کو اپنے اعمال کا حصہ بنائیں گے۔اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے۔اس راستے میں مجاہدہ کریں گے۔اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، تبھی ہم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں، تبھی ہم قرآن کریم کے نازل ہونے کے مقصد کو سمجھنے والے ہو سکتے ہیں۔

پس یہ رمضان جہاں ہمیں مجاہدات کی طرف توجہ دلاتا ہے، (بہت سارے مجاہدات ہیں جو ظاہری طور پر ہم کرتے ہیں جیسے کھانے پینے سے اپنے آپ کو روکنا ہے اور بعض جائز کاموں سے روکنا ہے) وہاں اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ان دنوں میں جب ہم قرآن کریم کو سمجھنے کی طرف ایک خاص توجہ دے رہے ہیں تو پھر ان احکامات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں تا کہ وہ سرسبز شاخیں بن جائیں جن کا آسمان سے تعلق ہوتا ہے، جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے، جن کی دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔اپنے ایمان کی جڑیں مضبوط کریں۔اپنے اعمال کو وہ سرسبز شاخیں بنائیں جو آسمان تک پہنچتی ہیں تا کہ ہماری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی چلی جائیں۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان دو تین آیات میں بھی اُن احکامات میں سے چند احکامات بیان ہوئے ہیں۔خدا تعالیٰ نے چند باتوں کی طرف، چند احکامات کی طرف توجہ دلائی ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہیں، تقویٰ پر چلانے والے ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔جیسا کہ میں نے ترجمہ میں پڑھ کر سنا دیا تھا ہر ایک پر واضح ہو گیا ہو گا کہ کیا احکامات ہیں۔یاددہانی کیلئے دوبارہ بتا دیتا ہوں۔

فرمایا کہ سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔پھر فرمایا والدین سے حسن سلوک کرنا انتہائی اہم چیز ہے اس کو کبھی نہ بھولو اور بدسلوکی تم پر حرام ہے۔تیسری بات یہ کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔پھر یہ کہ مخفی اور ظاہر ہر قسم کی بے حیائیوں سے بچو، بلکہ ان کے قریب بھی نہیں جانا۔پانچویں بات یہ کہ کسی جان کو قتل نہ کرو، سوائے اس کے کہ جسے اللہ نے جائز قرار دے دیا ہو۔اور اُس کی بھی آگے تفصیلات ہیں کہ کیا، کس طرح جائز ہے۔ پھر فرمایا کہ یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ساتویں بات یہ کہ جب یہ لوگ بلوغت کو پہنچ جائیں تو پھر اُن کے مال اُنہیں لوٹا دو۔پھر کوئی بہانے نہ ہوں۔آٹھویں بات یہ کہ ماپ تول میں انصاف کرو۔پھر یہ کہ ہر حالت میں عدل سے کام لو۔کوئی عزیز داری، کوئی قرابت داری تمہیں عدل سے نہ روکے، انصاف سے نہ روکے۔دسویں بات یہ کہ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔جو عہد تم نے کئے ہیں اُن کو پورا کرو۔اور پھر یہ کہ ہر حالت میں صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔تو یہ وہ خاص اہم باتیں ہیں اور پھر ان کی جزئیات ہیں۔ان باتوں پر چل کر انسان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا کہلا سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا کہلا سکتا ہے۔

سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے، بلکہ حکم دیا کہ ایسی بات کبھی تم سے سرزد نہ ہو۔تم پر یہ حرام ہے کہ خدا تعالیٰ کا شریک کسی کو ٹھہراؤ۔اُس ہستی کے ساتھ تم شریک ٹھہراؤ جو تمہارا رب ہے، جو تمہارا پیدا کرنے والا ہے، جو تمہاری دماغی، جسمانی، مادّی، روحانی صلاحیتوں کی پرورش کرنے والا ہے، جو تمام نعمتوں کو مہیا کرنے والا ہے۔پس کون عقلمند ہے جو ایسی طاقتوں کے مالک خدا اور ایسی نعمتیں مہیا کرنے والے خدا کا کسی کو شریک بنائے۔لیکن لوگ سمجھتے نہیں اور شریک بناتے ہیں۔گہرائی میں جا کر شرک کے مفہوم کو نہیں سمجھتے اور ایسے عظیم خدا کے مقابلے پر خدا کھڑے کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ہر زمانے میں لوگوں میں یہ حالت پیدا ہوتی رہی ہے۔اسی لئے انبیاء جب آتے ہیں تو سب سے پہلے شرک کی تعلیم کے خلاف بات کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کو میں نہیں بخشوں گا۔اس بارے میں حضرت مسیح موعود توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کو معبود و کارساز جاننا ایک ناقابل عفو گناہ ہے۔‘‘یعنی یہ معاف نہیں ہوگا۔’’اِنَّ الشِّرْكَ (-) (لقمان: 14) لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ (النساء:49) یہاں شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے۔بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور محبوباتِ دنیا پر زور دیا جاوے۔‘‘ دنیا میں جو بہت ساری چیزیں، جن سے انسان فائدہ اُٹھاتا ہے، اُن کی طرف توجہ ہو جائے۔’’اسی کا نام شرک ہے اور معاصی کی مثال‘‘ یعنی گناہ جو ہیں، عام گناہ اُن کی مثال’’تو حقہ کی سی ہے کہ اس کے چھوڑ دینے سے کوئی دقت و مشکل کی بات نظر نہیں آتی۔مگر شرک کی مثال افیم کی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 344۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ہمیں توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔آپ نے مزید گہرائی میں جا کر بتایا کہ:

’’شرک تین قسم کا ہے۔اوّل یہ کہ عام طور پر بت پرستی، درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔‘‘ (بعض لوگ درختوں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔)’’یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلاں کام نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔یہ بھی شرک ہے۔تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے‘‘۔یعنی مَیں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کچھ نہیں کر سکتے، ایک مومن کو ہر کام کرنے سے پہلے انشاء اللہ ضرور کہنا چاہئے) فرمایا کہ’’موٹے شرک میں تو آج کل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا۔‘‘یعنی درختوں کی پوجا کریں یا بعض ایسے ہوں جو پہلی قسم کا شرک کرتے ہوں)’’البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔‘‘(اسباب پر انحصار، چیزوں پر انحصار، لوگوں پر انحصار بہت زیادہ ہو گیا ہے۔)

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 216-215۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسباب میں جیسا کہ میں نے کہا لوگوں پر بھی انحصار ہے، دولت پر اور سامان پر انحصار ہے، جہاں اپنے کام کر رہے ہیں ان کے مالکوں پر انحصار ہے، بعض افسروں کی خوشامد کر رہے ہوتے ہیں۔جب یہ حالت ہو جائے کہ اسباب پر یا کسی ذات پر ضرورت سے زیادہ انحصار ہو جائے تو پھر انسان اس مقصد کو بھول جاتا ہے جو اُس کی پیدائش کا مقصد ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جائے تو وہ معبود ہو جاتا ہے۔جب ایک شخص سمجھے کہ اس کے بغیر میرا گزارہ ہی نہیں ہے تو پھر وہ خدا کے مقابلے پر آ جاتا ہے۔پھر ایسی چیز بن جاتا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے۔اس کے ساتھ تعلق بھی عبادت بن جاتا ہے۔اور عبادت کے لائق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الذاریات:57) یعنی جنّوں اور انسان کی پیدائش کی غرض عبادت ہے۔اور عبادت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’یعنی اے لوگو! تم اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔یعنی اسی کو اپنے کاموں کا کارساز سمجھو۔‘‘ جتنے بھی تمہارے کام ہیں ان کو کرنے والا، ان کی تکمیل کرنے والا، ان کو انتہا تک پہنچانے والا، کامیابی دینے والا صرف خدا تعالیٰ ہے۔یہ خدا تعالیٰ کی پرستش اور عبادت ہے۔’’اور اس پر توکل رکھو۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 340)

پھر فرمایا یعنی اے لوگو! اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔’’عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اس سے دل لگاؤ۔‘‘ باقی خدا جو ہیں، باقی جو دنیا کے معبود ہیں، انہوں نے ختم ہو جانا ہے۔زندہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے اسی سے دل لگاؤ۔فرماتے ہیں کہ’’پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے۔بت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لے کر بیٹھ جائے اور اُس کے آگے سجدہ کرے۔حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 602۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:’’اے لوگو! تم اس خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا۔چاہئے کہ تم اس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا اور آسمان سے پانی اُتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں سے پیدا کئے۔سو تم دیدہ دانستہ اُنہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ جو تمہارے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 520 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر آپ عبادت کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے......'' (یعنی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ جیسا کہ پہلے آیت آ چکی ہے) فرماتے ہیں کہ ''عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ۔ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنالیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے، تو اس میں خدا نظر آئے گا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے درخت اس میں پیدا ہو کر نشوونما پائیں گے۔'' اگر دل صاف ہو جائے، خالصۃً خدا تعالیٰ کی خاطر سب کچھ کرنے لگ جاؤ، اسی کو سب کچھ سمجھو، اسی پر انحصار کرو تو پھر اس میں خدا نظر آتا ہے اور اس میں پھر خدا تعالیٰ کی محبت کے درخت نشوونما پائیں گے۔ ''اور وہ اثمارِ شیریں وطیب ان میں لگیں گے جو اُکُلُهَادَآئِمٌ (الرعد:36) کے مصداق ہوں گے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 347۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر دوسری جگہ آپ نے اس کی یوں وضاحت فرمائی کہ:

''حضرتِ عزّت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبت ذاتیہ کے ممکن نہیں۔'' کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک خاص حالت میں عاجزی اور انکساری سے اُسی وقت انسان کھڑا ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے ایک خاص ذاتی تعلق اور محبت ہو۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے اور فرمایا ''اور محبت سے مراد یک طرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں۔'' جب انسان ایسی محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی محبت کا جواب ملتا ہے ''تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے، بشریت کی کمزوریوں کو جلا دیں اور دونوں مل کر تمام روحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 218)

یعنی جب گرج چمک والی بجلی انسان پر گرتی ہے تو وہ جل جاتا ہے۔ انسان خاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح محبت جو ہے یہ ایسی محبت ہونی چاہئے، ایسی آگ ہونی چاہئے، ایسی تپش ہونی چاہئے، رمضان کے بھی ایک معنی تپش اور گرمی ہے، کہ جو انسان کی کمزوریاں ہیں، بدعادتیں ہیں ان سب کو جلا دے اور تمام وجود پر روحانیت کا قبضہ ہو جائے۔ یہ انسان کا مقصد ہے اور یہ مقصد ہے جس کے لئے رمضان کے مہینے میں سے ہمیں گزارا جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کا یہ معیار ہے جو ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود نے پیش فرمایا ہے۔ اور جب یہ معیار حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر غالب آ جاتی ہے تو پھر تمام قسم کے شرکوں سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے کہ اُس کی محبت ہم میں قائم ہو اور وہ دائمی محبت ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جو اگلا حکم فرمایا، وہ یہ ہے کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ یہ ترتیب بھی وہ قدرتی ترتیب ہے جو انسان کی زندگی کا حصہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد اس دنیا میں والدین ہی ہیں جو بچوں کی پرورش اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ غریب سے غریب والدین بھی اپنے دائرے میں یہ بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ان کے بچوں کی صحیح پرورش ہو، اس کے لئے وہ عموماً بے شمار قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ پس فرمایا کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ: (-) (بنی اسرائیل :24) یعنی تمہارے رب نے یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔

بعض دفعہ شکایات آ جاتی ہیں، جاہل بچوں کے ماں باپ کی طرف سے نہیں، بلکہ پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے بچوں کے ماں باپ کی طرف سے کہ بچے ناخلف ہیں۔ نہ صرف یہ کہ حق ادا نہیں کرتے بلکہ ظلم کرتے ہیں۔ بعض بہنیں اپنے بھائیوں کے متعلق لکھتی ہیں کہ ماں باپ پر ہاتھ اُٹھا لینے سے بھی نہیں چُوکتے۔ خاص طور پر ماں باپ سے بدتمیزی ہوتی ہے جب ایسے معاملات آئیں جہاں جائیداد کا معاملہ ہو۔ والدین کی زندگی میں بچوں کو جب ماں باپ کی جائیداد کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو اُس وقت یہ بدتمیزیاں بھی شروع ہوتی ہیں اور جب والدین اپنے بچوں کو جائیداد دے دیتے ہیں تو پھر اُن سے اور سختیاں شروع ہو جاتی ہیں اور وہی والدین جو جائیداد کے مالک ہوتے ہیں پھر بعض ایسے بچے بھی ہیں کہ اُن کو دینے کے بعد وہ والدین در بدر ہو جاتے ہیں اور ایسی مثالیں ہمارے اندر بھی موجود ہیں۔ یہاں بھی، اس ملک میں بھی آزادی کے نام پر وہ بچے جو نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں وہ بدتمیزی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بچے ایک عمر کو پہنچ کے آزاد ہیں۔ تو یہ تعلیم جو ماں باپ کا احترام نہیں سکھاتی یا یہ آزادی جو یہاں بچوں کو ہے، جو حفظ مراتب کا خیال نہیں رکھتی، یا ماں باپ کی عزت قائم نہیں کرتی، یہ تعلیم اور ترقی نہیں ہے بلکہ یہ جہالت ہے۔ (دین حق) کی تعلیم یہ ہے جو خوبصورت تعلیم ہے کہ ماں باپ سے احسان کا سلوک کرو، اُن کی عزت کرو، اُن کو اُف تک نہ کہو۔ یہ ماں باپ کا احترام قائم کرتی ہے۔ ماں باپ کے احسانوں کا بدلہ احسان سے اتارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا عمل کرو جو بہترین ہو، ورنہ ماں باپ کے احسان کا بدلہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اتار ہی نہیں سکتے۔ اس احسان کے بدلے کے لئے بچوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوبصورت تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدین کیلئے یہ بھی دعا کرو۔ (-) (بنی اسرائیل :25) کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما۔ جس طرح یہ لوگ میرے بچپن میں مجھ پر رحم کرتے رہے ہیں اور انہوں نے رحم کرتے ہوئے میری پرورش کی تھی۔

پس یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو (دین) ایک (مومن) کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کے بارے میں سکھاتا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ معیار ہے جو ایک (مومن) کا اپنے والدین کے لئے ہونا چاہئے۔ یہ دعا صرف زندگی کی دعا نہیں ہے بلکہ والدین کی وفات کے بعد بھی اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعا ہو سکتی ہے۔ یعنی ایک تو زندگی میں دعا ہے کہ جو ہماری طرف سے کمی رہ گئی ہے اُس کمی کو اس دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ پورا فرمائے اور اپنے خاص رحم میں رکھے۔ دوسرے اس رحم کا سلسلہ اگلے جہان تک بھی جاری رہے اور اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو۔ اور والدین سے احسان کرو۔'' اللہ تعالیٰ نے پہلے یہی فرمایا ناں کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور پھر اگلا حکم یہ کہ والدین سے احسان کرو۔ فرمایا کہ ''حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمّات کا کس طرح متکفّل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبر گیری کے لئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں اور اپنی محبت کے انوار سے ایک پرتو محبت کا ان میں ڈال دیا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔'' یہاں بہرحال ایک فرق ہے۔ ''اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو تو کوئی فرد بشر خواہ وہ دوست ہو یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو، یا کوئی حاکم ہو، کسی سے محبت نہیں کر سکتا اور یہ خدا کی کمال ربوبیّت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ اُن کے تکفّل میں ہر قسم کے دُکھ شرح صدر سے اُٹھاتے ہیں یہاں تک کہ اُن کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 315۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا:

''(-) (بنی اسرائیل :24) یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں ان سے نہ کر جن میں اُن کی بزرگواری کا لحاظ نہ ہو۔ اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن دراصل مرجع کلام امت کی طرف ہے۔'' (یعنی گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن اصل میں امت مخاطب ہے۔) ''کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تو اپنے والدین

کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں ان کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہئے اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے۔(-)(بنی اسرائیل:24) یعنی تیرے ربّ نے چاہا ہے کہ تُو فقط اُسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔ اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں، سمجھایا گیا ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے۔ اُنہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خورد سالی میں وہ تمہارے متکفّل نہیں تھے۔ اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اُس کے ساتھ کسی اَور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی ربّ ہیں۔ اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو ان کی خورد سالی میں'' یعنی چھوٹے ہوتے ''ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد اُن کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 214-213)

یعنی وہ جو پالنے کا جوش ہے، بچوں کی طرف نگہداشت کا جوش ہے، بچوں سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھ دیا گیا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جو والدین کا ہے جسے ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مٹی میں ملے اس کی ناک، مٹی میں ملے اس کی ناک۔'' یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دہرائے۔ یعنی ایسا شخص بدقسمت اور قابل مذمت ہے۔ صحابہ نے پوچھا کہ وہ کونسا شخص ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر اُن کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوسکا۔''

(صحیح مسلم کتاب البرو الصلة و الآداب باب رغم انف من ادرک...... حدیث نمبر2551)

پھر ان آیات میں جو اگلا حکم ہے اُس میں فرمایا کہ (-)(بنی اسرائیل: 32) رزق کی تنگی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اس کے بھی کئی معنی ہیں۔ یہاں قرآن کریم کے احکام کی ایک اور خوبصورتی بھی واضح ہوتی ہے کہ پہلے اولاد کو کہا کہ تم نے والدین کی خدمت کرنی ہے، اُن سے احسان کا سلوک کرنا ہے، اُن کی کسی بات پر بھی اُف نہیں کرنا۔ انسان کو اعتراض تو اُسی صورت میں ہوتا ہے جب کوئی بات بری لگے۔ تو فرمایا کہ کوئی بات والدین کی بری بھی لگے تب بھی تم نے جواب نہیں دینا بلکہ اس کے مقابلے پر بھی تمہاری طرف سے رحم اور اطاعت کا اظہار ہونا چاہئے۔ اب والدین کو حکم ہے کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرو۔ کوئی امر اس تربیت میں مانع نہ ہو۔ غربت بھی اس میں حائل نہ ہو۔ پس یہ والدین پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا خیال رکھو کہ وہ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے مردہ نہ ہو جائیں۔ اُن کی صحت کی طرف توجہ نہ دے کر اُنہیں قتل نہ کرو۔ بعض ناجائز بچتیں کر کے اُن کی صحت برباد نہ کرو۔ پس ماں باپ کو جب ربوبیت کا مقام دیا گیا ہے تو بچوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اُن پر فرض کیا گیا ہے۔ بچوں کو معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ماں باپ پر فرض کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ کیا جائے تو یہ اولاد کے قتل کے مترادف ہے۔ کوئی عقل رکھنے والا انسان ظاہری طور پر تو اپنی اولاد کو قتل نہیں کرتا۔ سوائے چند سر پھروں کے یا وہ جو خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں، جن کی صرف اپنی نفسانی خواہشات ہوتی ہیں، جن کی مثالیں یہاں ملتی رہتی ہیں، جن کا ذکر وقتاً فوقتاً اخبارات میں آتا رہتا ہے کہ اپنے دوست کے ساتھ مل کر اپنے بچوں کو قتل کر دیا یا پھر ایسے واقعات غریب ممالک میں بھی ہوتے ہیں کہ ماں یا باپ نے بعض حالات سے تنگ آ کر بچوں سمیت اپنے آپ کو جلا لیا تو وہ ایک انتہائی مایوسی کی کیفیت ہے اور جنونی حالت ہے لیکن عام طور پر اس طرح نہیں ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا اس آیت کے مختلف معنے ہیں، قتل کے مختلف معنے ہیں۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اپنی اولاد کی اگر صحیح تربیت نہیں کر رہے، ان کی تعلیم پر توجہ نہیں ہے تو یہ بھی ان کا قتل کرنا ہے۔ بعض لوگ اپنے کاروبار کی مصروفیت کی وجہ سے اپنے بچوں پر توجہ نہیں دیتے، انہیں بھول جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچے بگڑ رہے ہوتے ہیں اور یہ شکایات اب جماعت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مائیں شکایت کرتی ہیں کہ باپ باہر رہنے کی وجہ سے، کاموں میں مشغول رہنے کی وجہ سے، گھر پر نہ ہونے کی وجہ سے بچوں پر توجہ نہیں دیتے اور بچے بگڑتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر جب بچے teenage میں آتے ہیں، جوانی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں تو انہیں باپ کی توجہ اور دوستی کی ضرورت ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں، ورنہ باہر کے ماحول میں وہ غلط قسم کی باتیں سیکھ کر آتے ہیں اور یہ بچوں کا اخلاقی قتل ہے۔ باپ بیشک سو تاویلیں پیش کرے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بچوں کے لئے ہی کر رہے ہیں لیکن اس کمائی کا کیا فائدہ، اُس دولت کا کیا فائدہ جو بچوں کی تربیت خراب کر رہی ہے۔ اور پھر اگر یہ دولت چھوڑ بھی جائیں تو پھر کیا پتہ یہ بچے اُسے سنبھال بھی سکیں گے یا نہیں۔ دولت بھی ختم ہو جائے گی اور بچے بھی۔ پھر اس کی ایک صورت یہ بھی ہے اور یہ مغربی ممالک میں بھی پھیل رہی ہے، ہماری جماعت میں بھی کہ مائیں بھی کاموں پر چلی جاتی ہیں یا گھروں پر پوری توجہ نہیں دیتیں۔ کسی نہ کسی بہانے سے ادھر اُدھر پھر رہی ہوتی ہیں۔ عموماً کام ہی ہو رہے ہوتے ہیں کہ نوکریاں کر رہی ہوتی ہیں۔ بچے سکولوں سے گھر آتے ہیں تو اُنہیں سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ماؤں کا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ گھر کے اخراجات کے لئے کمائی کرتی ہیں لیکن بہت ساری تعداد میں ایسی بھی ہیں جو اپنے اخراجات کے لئے یہ کمائی کر رہی ہوتی ہیں اور جب تھکی ہوئی کام سے آتی ہیں تو بچوں پر توجہ نہیں دیتیں۔ یوں بچے بعض دفعہ عدمِ توجہ کی وجہ سے، احساس کمتری کی وجہ سے ختم ہو رہے ہوتے ہیں۔ بیشک ایسی بیویاں اور مائیں بھی ہیں جن کے بارے میں اطلاعات ملتی رہتی ہیں جن کے خاوند نکمّے ہیں اور خاوندوں کے نکمّے پن کی وجہ سے مجبور ہوتی ہیں کہ کام کریں۔ پس ایسے خاوندوں کو اور ایسے باپوں کو بھی خوفِ خدا کرنا چاہئے کہ وہ اپنے نکمے پن کی وجہ سے اپنی اولاد کے قتل کا موجب نہ بنیں۔ پھر خاوند اگر اپنی بیویوں کا مناسب خیال نہیں رکھ رہے تو یہ بھی ایک قتل ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس کی ایک بڑی اچھی مثال دی ہے۔ فرمایا کہ حمل کے دوران اگر عورت کی خوراک کا خیال نہیں رکھا جا رہا اور اولاد بھی کمزور ہو رہی ہے تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔ پھر اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ غربت کے خوف سے فیملی پلاننگ کرنا یا بچوں کی پیدائش کو روکنا۔ بچوں کی پیدائش کو صرف ماں کی صحت کی وجہ سے روکنا جائز ہے یا بعض دفعہ ڈاکٹر بچے کی حالت کی وجہ سے یہ مشورہ دیتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں اور بچہ ضائع کرنے کو کہتے ہیں کیونکہ ماں کی صحت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ اس لئے بچے کو ضائع کرانا اس صورت میں جائز ہے لیکن غربت کی وجہ سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-)(بنی اسرائیل:32) ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔(-)(بنی اسرائیل:32) کہ یہ قتل بہت بڑا جرم ہے۔

پس سچے (مومن) جو ہیں، پکے (مومن) جو ہیں وہ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کرتے۔ کبیرہ گناہ کی بات نہیں بلکہ وہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچتے ہیں۔ پس ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ ان کو وقت دیں۔ اُن کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ اُن کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں کہ بچوں کی نیک تربیت ہو رہی ہو۔ بچے معاشرے کا ایک اچھا حصہ بن کر ملک و قوم کی ترقی میں حصہ لینے والے بن سکیں۔ اُن کی بہترین پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری بہرحال والدین پر ہے۔ پس والدین کو اپنی ترجیحات کے بجائے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ باپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچوں کی تربیت کا کام صرف عورتوں کا ہے اور نہ مائیں صرف باپوں پر یہ ذمہ داری ڈال سکتی ہیں۔ یہ دونوں کا کام ہے اور بچے اُن لوگوں کے ہی صحیح پرورش پاتے ہیں جن کی پرورش میں ماں اور باپ دونوں کا حصہ ہو، دونوں اہم کردار ادا کر رہے ہوں۔ یہاں ان ملکوں میں دیکھ لیں، طلاقوں کی وجہ سے سنگل پیرنٹس (Single Parents) بچے کافی تعداد میں ہوتے ہیں اور وہ برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ جن سکولوں میں یہ پڑھ رہے ہوتے ہیں اُن سکولوں کی انتظامیہ بھی تنگ آئی ہوتی ہے۔ اُن سکولوں کے اردگرد کے ماحول میں پولیس بھی تنگ آئی ہوتی ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں میں اس قسم کے بچے ہی شامل ہوتے ہیں جو شروع سے ہی خراب ہو رہے ہوتے ہیں، جن کو ماں باپ کی صحیح توجہ نہیں مل رہی ہوتی۔ یہاں میں یہ قابلِ فکر بات بھی اس ضمن میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں بھی طلاقوں کا رجحان بہت زیادہ بڑھ رہا ہے۔ اس لئے بچے بھی برباد ہو رہے ہیں۔ بعض دفعہ شروع میں طلاقیں ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ بچوں کی پیدائش کے کئی سال بعد، تو ماں اور باپ دونوں کو اپنی اَناؤں اور ترجیحات کے بجائے بچوں کی خاطر قربانی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ تین (احکامات) بیان ہوئے ہیں، باقی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان کروں گا۔

مکرم محمد ادریس شاہد صاحب

محترم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ

2002ء میں خاکسار کی ڈیوٹی شعبہ تربیت نومبائعین میں لگی۔ ربوہ کے گردونواح کے نومبائعین سے روابط کا شعبہ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ کے سپرد تھا۔ قبل ازیں موصوف کا غائبانہ تعارف تو تھا لیکن ملاقات پہلی مرتبہ ہوئی۔ تین ماہ ان کے ساتھ خدمت کا موقع ملا اس کے بعد میری تقرری چکوال ہوگئی اس تین ماہ کے عرصہ میں محترم بٹ صاحب کے ساتھ ایسا رشتہ اخوت قائم ہوا کہ وہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ چکوال سے چند ماہ بعد دوبارہ مجھے دفتر بلا لیا گیا اور شعبہ اصلاحی کمیٹی میں ڈیوٹی لگ گئی چند سال بعد محترم بٹ صاحب بھی اس شعبہ میں ہمارے پاس آ گئے۔ مجھ سے پانچ چھ سال سینئر تھے لیکن کبھی کسی بھی شکوہ کا موقع نہ دیا بلکہ رات دن ہر عسر اور یسر میں پورا ساتھ دیا۔

موصوف نہایت سادہ مزاج، سادہ لباس اور صاف گو لیکن ایسا انداز گفتگو کہ بات ہر ایک کے دل پر اتر جاتی۔ خلافت کے ساتھ ایسی محبت کہ دیوانگی۔ مجھے تو ان کے بغیر کسی جگہ جانے کا لطف نہ آتا وہ بھی اس لحاظ سے بہت خیال رکھتے۔ کسی بھی کام سے جہاں جانے کا پروگرام دیا فوراً تیار ہوجاتے البتہ بعض اوقات کام ختم ہونے کے بعد بتاتے کہ میری آج طبیعت ٹھیک نہ تھی خاکسار عرض کرتا کہ آپ نے بتا دینا تھا تو فرماتے میں نے سوچا گھر میں چارپائی پر مرنے کی بجائے کام کرتے مرجاؤں تو اچھا ہے۔ جب بہشتی مقبرہ دارالفضل ختم ہو رہا تھا ان دنوں تڑپ تھی کہ اگر اب مرجاؤں تو مجھے اس میں جگہ مل جائے گی ورنہ اگر کہیں دور تدفین ہو تو نہ جانے کوئی قبر پر دعا کرنے بھی آئے یا نہ آئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی دوسرا بہشتی مقبرہ شروع ہونے کے باوجود پوری کردی۔

محترم بٹ صاحب کو پندرہ سال سے زیادہ عرصہ گھانا میں خدمت کی توفیق ملی۔ یہ بہت سخت دور تھا کیونکہ ملک میں قحط سالی تھی اسی دوران دس سال کا عرصہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بھی بطور پرنسپل اسی علاقہ میں گزارا۔ بٹ صاحب بتایا کرتے تھے کہ مجھے تو محترم میاں صاحب کے آنے کی کوئی اطلاع نہ تھی لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو خودکسی پریشانی سے بچانے کا انتظام کرلیتا ہے۔ میں لاری اڈہ میں اخبار بیچ رہا تھا۔ ایک بس میرے قریب آ کر رکی اس بس میں سے ایک خوبصورت نوجوان اترا۔ میں نے دیکھا، جانتا نہ تھا لیکن سمجھ گیا کہ پاکستانی نوجوان ہے۔ سلام دعا ہوئی تعارف ہوا اور خاکسار میاں صاحب کو اپنے ساتھ مشن ہاؤس لے آیا۔ ایک اور خدا کا کام دیکھیں کے میاں صاحب کے آنے سے چند روز قبل ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ تم پاکستانی ہو تم لوگ دودھ پی لیتے ہو میرے پاس دودھ ہوتا ہے تمہیں بھجوا دیا کروں گا۔ چنانچہ اس نے دودھ بھجوانا شروع کردیا اور یہ بھی مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اس بندے کے لئے دودھ کا انتظام کیا تھا۔

محترم بٹ صاحب بہت دینی غیرت بھی رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے ایک پرانے دوست لندن سے ربوہ آئے وہ زیرتعزیر تھے۔ انہوں نے بٹ صاحب کو بہت پیغام بھجوائے لیکن آپ نے ان سے ملنا گوارا نہ کیا۔

دس سال کا عرصہ موصوف کے ساتھ گزرا کونسی بات بیان کروں اور کونسی چھوڑوں! بس یہی عرض ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پر جو آپ کا ذکر خیر فرمایا وہی خلاصہ ہے آپ کی زندگی کا اور خلیفہ وقت کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ تو بہت بڑا اعزاز ہیں۔

دعا ہے کہ اس جہان میں بھی خدا تعالیٰ ان کی تمام خواہشات پوری فرمائے اور ان کے بچوں اور تمام پسماندگان کو اپنی محبت وشفقت کی چادر کے سایہ میں رکھے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 براہین احمدیہ

اس قسم کی کئی مثالیں مصنف نے درج کی ہیں اور قارئین پر اصل صورتحال واضح کی ہے کہ مولوی چراغ علی نے براہین احمدیہ میں شامل تحریری مواد میں کسی قسم کی مدد نہیں کی بلکہ مولوی صاحب نے مالی مدد دی تھی۔ جس کا ذکر حضرت مرزا صاحب نے برملا اظہار فرمایا اور اشتہار میں مولوی صاحب کے نام کے ساتھ دس روپے کی امداد درج فرمائی ہے۔

مصنف نے بہت سے دلائل دے کر ثابت کیا ہے کہ مولوی عبدالحق نے حضرت مسیح موعود کے حوالے دے کر جن چار خطوط کا ذکر کیا ہے جو دراصل دو خطوط ہیں۔ جن میں تقدم وتاخر اور ٹکڑوں کی صورت میں دے کر تحریف کر کے یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی دیدہ دانستہ کوشش کی ہے۔

جماعت احمدیہ کے اولین مؤرخ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے 1926ء میں ''حیات احمد'' میں بھی یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور مولوی عبدالحق کو دو خطوط لکھے تھے۔ مولوی صاحب حضرت شیخ صاحب کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکے تھے۔ آخر انہوں نے اپنے آخری خط میں درج ذیل جواب دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کی ہے۔

''آپ کا عنایت نامہ پہنچا جن صاحب کے پاس وہ خطوط تھے ان کا انتقال ہو گیا۔ اب ان خطوط کا ملنا محال ہے۔ مولوی چراغ علی مرحوم کے بیٹوں میں کسی کو اس کا ذوق نہیں۔ بہرحال ان خطوط کے ملنے کی کوئی توقع نہیں۔ آپ نے براہین احمدیہ کے سلسلے کے متعلق دریافت فرمایا مجھے مطلق یاد نہیں اور نہ مجھے اب ان چیزوں سے کچھ سروکار ہے مجھے افسوس ہے کہ ان امور میں میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتا''۔ (کتاب ہذا ص38)

حضرت شیخ صاحب اس پر کوئی تفصیلی موازنہ اور محاکمہ نہ فرما سکے۔ مصنف نے دلائل سے مزین دلچسپ انداز تحریر کے ساتھ احسن طور پر یہ فریضہ سر انجام دیا ہے اس پر عاصم جمالی صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک سو سال سے پھیلائی گئی غلط فہمی کو کماحقہٗ اور مدلل انداز میں بالبداہت غلط ثابت کیا ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

مجلس انصاراللہ پاکستان بھی مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے ایک اہم تاریخی ادبی اور علمی غلطی کے ازالہ کے لئے براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحق بابائے اردو دیدہ زیب کتاب کو خوبصورت طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے۔ (قمرالزمان مرزا)

بقیہ از صفحہ 1 جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء

کے پُر اثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے استفادہ کے ساتھ اکناف عالم میں بسنے والے احمدیوں نے اجتماعی دعاؤں میں شرکت کی اور دنیا کا کونہ کونہ دعاؤں اور گریہ وزاری سے بھر گیا۔

اس جلسہ میں 7 علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر اردو اور انگریزی میں تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر کئی ممالک کے عمائدین اور سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ انہوں نے جلسہ کے سٹیج سے جماعت کے بارے میں اظہار خیال کیا اور جماعت کی امن، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا تفصیل سے تذکرہ کیا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اس موقع پر بہت سے پروگرامز اور مہمانوں کے تاثرات ٹیلی کاسٹ کئے اور تین دن کے جلسہ کی جملہ کارروائی Live دکھائی۔ پنڈال میں بیٹھنے والے احباب نے تنظیم اور دلی جوش کے ساتھ نعرے لگائے اور جلسہ کے سب پروگراموں کو دلجمعی سے سنا۔

اس جلسہ کی تفصیلات روزنامہ الفضل میں آئندہ دنوں میں پیش کی جاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی تمام برکات و فیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروزپور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال
سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہوجاتی ہے۔
گیسٹرو۔ ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔
خورشید
1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

G.H.P کی معیاری زُود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی | گلاس شواب 10ML | پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 | Rs 20/= | Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

پریس ریلیز

محترم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب کراچی

راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

چناب نگر ربوہ (پ ر) کراچی میں مذہبی منافرت کی بنا پر ایک احمدی ہومیو ڈاکٹر محترم سید طاہر احمد صاحب بعمر 55 سال کو ان کے کلینک پر لانڈھی میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق محترم سید طاہر احمد صاحب پاکستان نیشنل ریفائنری میں کام کرتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے گھر میں قائم کلینک میں مریضوں کا ہومیو پیتھک علاج بھی کرتے تھے۔ مورخہ 31/اگست 2013ء کو رات 8 بجے آپ حسب معمول اپنے کلینک میں موجود تھے۔ قاتل مریض کے روپ میں آئے اور انہوں نے محترم ڈاکٹر صاحب پر اس وقت فائرنگ کر دی جب وہ دیگر مریض دیکھ رہے تھے۔ انہیں ہسپتال منتقل کیا جا رہا تھا کہ راستے میں ہی وہ زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئے۔ مرحوم کی علاقے میں اچھی شہرت تھی اور ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ انہیں صرف احمدی ہونے کی بنا پر ٹارگٹ کیا گیا ہے۔ مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ اور 5 بچوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کراچی میں ایک عرصے سے ٹارگٹ کلنگ کے افسوسناک واقعات ہو رہے ہیں اور حکومت ان واقعات پر قابو پانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 10 دنوں میں یہ دوسرے احمدی ہیں جنہیں عقیدے کے اختلاف کی بنا پر قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم احمدیوں کے قتل سے ہمیں خوفزدہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ ہر شہادت کے بعد جماعت احمدیہ کی ترقی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے حوصلے بلند ہیں اور دشمن غلط فہمی میں ہے کہ اپنی سفاکانہ کارروائیوں سے وہ کسی احمدی کا راہ ایمان میں قدم ڈگمگا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی ذمہ داری کو پہچانے اور پاکستانی معاشرے میں احمدیوں کے خلاف پھیلائے جانے والے نفرت انگیز لٹریچر کی اشاعت کو روکے جن میں کھلے عام احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے عمل پر جس طرح انتظامیہ نے اپنی آنکھیں بند رکھی ہیں یہ اسی کا شاخسانہ ہے کہ آج وطن عزیز میں ایک دوسرے کا گلا کاٹا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سول سوسائٹی آگے بڑھ کر اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 3 ستمبر

طلوع فجر	4:20
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:33

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

ربوہ میں پہلی بار
شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی وڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

بے جگہ ہڈی کا بڑھنا
ہاتھ، پاؤں، ایڑھی، جبڑے، کان اور ناک کی بڑھی ہوئی ہڈیوں کا مکمل علاج دوائی گھر بیٹھے حاصل کریں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ 0308-7966197

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

FR-10

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی
نیز اعلیٰ کوالٹی کے یو پی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
فیکٹری اینڈ شوروم 265-16/B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35114822,35118096,03004026760

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633